آزادی
نعمتِ خداوندی

حضرت مولانا عبدالستار حَفِظَہُ اللہ

14 اگست یوم آزادی ہے' اہل وطن اہل پاکستان یوم آزادی کو اپنے ملک سے محبت کے اظہار کے طور پر مناتے ہیں کہ اس دن اللہ کا ایک بہت بڑا انعام ہوا کہ یہ مبارک خطہ آزادی کی شکل میں اس قوم کو اللہ نے عطا فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آزادی اللہ کی بڑی عظیم نعمت ہے۔ ایک مسلمان کی آزادی' ایک مسلمان قوم کی آزادی' اس کے پیش نظر ایک عظیم مقصد ہوتا ہے۔ اور یہ آزادی اس عظیم کا مقصد وسیلہ وذریعہ ہوا کرتا ہے۔ اس قوم نے بھی جو آزادی کی خاطر قربانیاں دیں' ایک طویل جدوجہد کی، محض اس زمین کے ٹکڑے کی آزادی پیش نظر نہ تھی' ایک عظیم مقصد پیش نظر تھا کہ کافرانہ ظالمانہ حکومت کے تسلط سے آزاد ہو کر یہ قوم اللہ کی رحمت اور اس کے عدل وانصاف کے نظام کے تحت اپنی زندگی گزار سکے اور یہ زندگی کا عبوری دور اور یہ امتحان اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کر کے کل کو بارگاہِ خداوندی میں سرخرو ہو سکے۔

اس عظیم مقصد کے پیش نظر یہ آزادی تھی کہ ایسا خطہ نصیب ہو جائے' جہاں اللہ تعالیٰ کے نظامِ عدل کا بول بالا ہو اور آزادی کے ساتھ اللہ کے احکام کی تعمیل شعائر اسلام کی حفاظت اور اس پر عمل اس خطے کے لوگوں کے لیے ایسا سازگار ماحول میسر آئے۔ تحریکِ آزادی کے ان لمحات میں ہر آزادی کے متوالے کی زبان پر یہ الفاظ ہوتے:

پاکستان کا مطلب کیا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اسی عظیم مقصد کی خاطر طویل قربانیوں کا ایک تسلسل رہا ہے' ایک جدوجہد اور ایک محنت اور کئی ساری زندگیاں اس کی خاطر قربان ہوئیں۔ بالآخر اللہ نے اپنا فضل فرمایا' انعام دیا اس خطے کی شکل میں۔ تو ہر سال وطن عزیز اور اہل وطن اس خوشی کو اس سے محبت کا اظہار مختلف انداز میں کرتے ہیں۔ لیکن اس آزادی کے موقع پر یہ دن ہمیں دعوت فکر بھی دیتا ہے کہ ہم اس آزادی کی تکمیل میں آگے بڑھے ہیں یا کہیں کوتاہی کر بیٹھے ہیں' اس کے ثمرات حاصل کر لیے ہیں یا محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پوری اسلامی دنیا اس کی ایک تاریخ دیکھی جائے اور مسلمانوں کا عروج اور زوال دیکھا جائے تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی اسلامی دنیا اور اسلامی ملک کے لوگوں نے اس آزادی کا مقصد فراموش کر دیا تو اللہ کا نظام یہی چلا آیا کہ اللہ نے پھر ان سے آزادی کی نعمت بھی چھین لی' پوری اسلامی تاریخ مسلمانوں کے عروج وزوال کا خلاصہ کہ جو آزادی کا اصل مقصد تھا' جب اہل وطن نے اس مقصد کو فراموش کر دیا' یا اس آزادی کو اپنے اغراض وخود غرضی کے طور پر استعمال کیا اللہ نے ان سے نعمت آزادی چھین لی۔

آپ عالم عرب دیکھیں عالم اسلام کے ملکوں کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھیں تو کیا حشر ہوا ہے اور اگر ان کا قصور ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو سچ یہ ہے کہ وہ اجتماعی طور پر اسلام کے عادلانہ نظام کی جدوجہد اور اس مقصد کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ کہیں تو وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے محلوں میں تقسیم ہو گئے اور کہیں تو ایسا ہے کہ مکمل وہ خطہ ہی ان سے چھین لیا گیا ہے پھر وہ ملک کافرانہ اور ظالمانہ حکومتوں کے زیر تسلط آ گیا۔ تو کسی اسلامی ملک کی آزادی کے لیے اہل وطن اس کے ثمرات حاصل کر سکیں ضروری ہے کہ وہ قوم اس آزادی کے مقصد کو سامنے رکھے کہ کس قدر جدوجہد میں لگی ہوئی ہے۔

74 سال ہوگئے ہم اس کے مقصد میں کوتاہی کیے چلے آرہے ہیں۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ ملک کا ایک ٹکڑا ہم سے جدا ہوگیا اگر اسلام کا عادلانہ نظام ہوتا تو بتایئے قومیت کے بت پروان چڑھتے' جیسے آج بلوچی اور پٹھان اور پنجابی کے بدبودار نعرے پروان چڑھ رہے ہیں' بنگالی اور بنگلا دیش کے یہ نعرے پروان اور قوت پکڑتے؟ قصور کہاں ہوا کہ اس خطے کی آزادی کے بعد اسلام کے عادلانہ نظام سے ہم نے روگردانی کی' قومی سطح پر اس مقصد کو فراموش کیا' وہ ٹکڑا ہمارے ہاتھ سے نکلا اور آج دائیں بائیں بھی مختلف قسم کے خطرات منڈلا رہے ہیں۔ یہ تو شکر ہے اللہ کا بہت کرم ہے اس کا کہ اس قوم کا مزاج اسلامی اور دینی ہے اور یہ قومی مزاج کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے یہ خطہ دیا' جس کے نتیجے میں یہاں دین دار آج بھی موجود ہے خوف خدا آج بھی موجود ہے 'اللہ کا ڈر معاشرے اور سوسائٹی میں آج بھی موجود ہے کہ اس قسم کی نفرتوں کی آگ بھڑکتی ہے' پھر ایمانی اور دینی فضا کی برکت سے پھر وہ بجھنے لگتی ہے' ورنہ قومی سطح پر اسلام کی بالادستی کی بات کتنی ہے' اسلام کے عادلانہ نظام کو کتنا فروغ دیا جارہا ہے' عدالتوں اور ایوانوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کتنی آواز اٹھائی جاتی ہے' ہم خوب جانتے ہیں' 74 سال سے ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ تو قومی لحاظ سے ایک دینی مزاج ہے کہ الحمد للہ یہ خطہ آج بھی کسی قدر آزادی کی برکتوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہاں کی قوم کا مزاج دینی ہے' اسلامی ہے' ایمانی ہے' اس کی برکتیں ہیں' ورنہ تو اللہ نے اہل ایمان کے بارے میں یہ بتایا کہ جب انہیں کوئی اقتدار مل جائے اور آزاد خطہ زمین پر مل جائے تو ہونا کیا چاہیے

اَلَّذِينَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ

جب اہل ایمان کو اقتدار ملتا ہے' آزادی ملتی ہے تو برسر اقتدار طبقے کی پھر یہ ذمے داری بنتی ہے أَقَامُوا الصَّلٰوةَ پورے ملک کی فضا ایسی بن جائے کہ اللہ کا یہ حکم نماز ہر ایک کے لیے آسان ہوجائے' اس کے لیے چھوڑنا مشکل ہوجائے ایسی پورے ملک کی فضا بن جائے أَقَامُوا الصَّلٰوةَ ادا' صلوٰۃ کی بات نہیں کہ نماز پڑھ لے نا نا! ! أَقَامُوا الصَّلٰوةَ اقامت صلوٰۃ کی ایسی فضا بن جائے کہ نماز چھوڑنا مشکل ہوجائے ادا کرنا آسان ہوجائے۔ اور ایمان کے بعد اللہ کا یہ حکم ایسا ہے اگر نماز اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ معاشرے میں آجائے تو اس کی تاثیر قرآن نے یہ بتائی کہ جہاں نماز ہوتی ہے' وہاں منکرات نہیں ہوتے' وہاں جھوٹ اور خیانت نہیں ہوتی۔ وہاں بددیانتی نہیں ہوتی وہاں گناہ نہیں ہوتے۔ یہ اسلامی زندگی پر آنے کے لیے تربیت کا موثر ترین حکم ہے۔ ایمان کے بعد سب سے پہلے نماز آئی ہے' اس لیے کہ اسلامی زندگی کو اپنانے کے لیے اس میں نماز کے ذریعے صلاحیت پیدا ہوجائے۔ استعداد آجائے' ایک اسلامی حکومت کی یہ ذمے داری تھی

أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور آگے کہا وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اس اسلامی حکومت کی یہ ذمے داری تھی کہ وہاں برائیوں کا سدباب ہو' نیکیوں کو فروغ ملے' گناہوں کی حوصلہ شکنی ہو' نیکیوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ قومی سطح پر کیا حال ہے' دیکھ لیں قوم کے آئیڈیل کون بنتے ہیں' ہیرو کون بنتے ہیں' سپورٹ کسے ہوتی ہے حوصلہ افزائی کس کی ہوتی ہے۔

ہم ترکی گئے تو وہاں کے حاکم کو اللہ رب العزت نے یہ سوچ دے رکھی ہے کہ وہ قوم کو مغربی ماحول سے دینی شعائر کی طرف لے کر آیا ہے' اس نے عجیب انداز اختیار کیا۔ ہمارے ادارے بیت السلام ویلفیئر ٹرسٹ کو وہاں ایوارڈ ملنا تھا' ایک ادارہ ملیشیا کا تھا' ایک قطر کا اور ایک ہم تھے' تو اللہ کی شان اس کی پوری حکومتی مشینری عسکری اداروں کے ذمہ دار' ان کے وزرا اور صدر سب وہاں موجود ہیں تو وہاں مختلف لوگوں کو اسٹیج پر بلا کر ایوارڈ دیے جارہے تھے' حوصلہ افزائی کا انداز دیکھیے' وہاں ایک مسجد کے امام کو بلایا گیا' پوری قومی مشینری تمام عسکری اداروں کے سربراہ' وزرا اور خود صدر موجود اور اسٹیج پر بلایا گیا اس امام کو اور اسے ایوارڈ سے نوازا گیا' کیوں؟ کہ یہ وہ شخص ہے جو اپنی مسجد کو سب سے زیادہ آباد کرتا ہے۔ یہ ایک انداز ہے۔

ہمارے ہاں بچوں کو جماعت کا عادی بنانے کے لیے انہیں سائیکلیں دینے کا سلسلہ شروع ہوا' نماز چالیس دن پڑھیں۔ ان شاء اللہ ایک بار پھر شروع کرنے لگے ہیں تو اس میں ہم نے سائیکلیں بچوں میں بانٹیں۔ تو ہم نے دیکھا کہ اس ملک کا صدر ان بچوں کو سائیکلیں انعام میں دے رہا ہے' اس لیے کہ ان بچوں نے چالیس دن تک باجماعت نماز پڑھی ہے۔ مغربی ماحول سے اسلامی احکام اور شعائر کی طرف کس حکمت کے ساتھ لا رہا ہے اور اس کا طریقہ ہے کہ جب قومی طور پر اسلامی احکام اور ان شعائر کی اس انداز سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو نئی نسل کی ذہنیت بنتی ہے' سوچ بنتی ہے کہ واقعی ایمان اسلام کے یہ احکام کوئی بہت بڑھیا چیز ہیں' ذہن سازی ہوتی ہے اس انداز میں۔ تو اسلامی حکمران اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری تھی۔

وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکیوں کو فروغ دے اور برائیوں کے لیے سدباب کی شکلیں ہوں اس کی حوصلہ شکنی ہو۔ جیسے مسجد کی چار دیواری میں نیکیوں کو فروغ ملتا ہے نا! حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو اس چار دیواری کا حال کیا ہوتا ہے' یہاں گناہ کرنا آسان نہیں' کوئی کرتا ہے تو چھپکے سے کرتا ہے وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ایک اسلامی خطے کا تقاضا یہ تھا ایک اسلامی سرزمین کی آزادی کی تکمیل یہ تھی' جس مقصد کے لیے اس ملک کو آزاد کیا تھا اس کا تقاضا یہ تھا کہ پورے ملک کی فضا ایسی بنتی کہ وہاں نیکی کرنا آسان گناہ کرنا مشکل ہوجاتا۔ یہ آزادی کا اصل غرض اور مقصد ہوتا ہے' اس کے پیش نظر مسلمان آزادی کے لیے قربانی دیتا ہے اور سچ یہ ہے کہ یہی مقصد جب کسی خطے کو نصیب ہوجائے تو اس کی جغرافیائی سرحدوں کی آزادی بھی محفوظ ہوجاتی ہے۔ یہی وہ مقصد ہے جس سے اسے استحکام ملتا ہے' یہی وہ مقصد ہے' جس کے پیش نظر پوری قوم مطمئن ہوتی ہے۔ اور پوری قوم کو اس کے حقوق ملتے ہیں' دنیا میں کسی کے پاس کوئی نظام نہیں انصاف کے ساتھ قوم کو حقوق دیے جاسکیں۔ عدل و انصاف کے ساتھ قوم کے ہر فرد تک اس کے حقوق پہنچائے جائیں۔ کسی کے پاس کوئی نظام نہیں یہ نظام صرف اسلام کا عدل و انصاف کا وہ نظام ہے' جس سے امیر غریب دیہاتی شہری مرد عورت جس میں سب ہی کے حقوق کا تحفظ ہے۔ یہی وہ مقصد ہے' جس سے کوئی قوم امن کے ساتھ اطمینان کے ساتھ زندگی گزار سکتی ہے۔

حقیقی آزادی کی تکمیل میں آج بھی بہت رکاوٹیں ہیں' اس میں آج بھی بہت کوتاہیاں ہیں' آج بھی بہت قصور ہیں تو اس موقع پر ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ میں اس آزادی کی تکمیل میں کیا حصہ ڈال سکتا ہوں آج تک تو یہ ملک بحرانوں سے گزر رہا ہے۔ دائیں بائیں کے خطرات کا شکار ہے' اگر دیکھا جائے تو 74 سال کے اندر ایک بنیادی قصور ہے کہ ہر شخص نے خود غرضی کے ساتھ اس ملک کو چلایا ہے۔ مفاد پرستی کے ساتھ اس ملک کو چلایا ہے' اگر اس ملک کو خدا پرستی کے تحت لے آتا اور عدل و انصاف کے ساتھ لے آتا تو آج یہ ملک پوری دنیا کے لیے ایک خوب صورت نمونہ ہوتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وطن عزیز کو مادی لحاظ سے بھی وہ کچھ دے رکھا ہے کہ سینکڑوں ممالک ان نعمتوں سے خالی ہیں' جو اللہ رب العزت نے اسے نعمتیں اور دولتیں اس کی زمین اور اس کے پہاڑوں اور سمندروں میں رکھی ہیں' وہ غیر معمولی ہیں' لیکن قصور ہے کوتاہی ہے کہ جس غرض کے لیے یہ آزادی ملی' آج مسلمان قوم اور خصوصاً ہماری نئی نسل ان مقاصد کو فراموش کررہی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنی نئی نسل کو اس ملک کی آزادی کے لیے جو جدوجہد ہوئی ہے' جن مخلص قائدین نے محنت کی جن علما نے اس ملک کی آزادی میں حصہ ڈالا اپنی نئی نسل کو ان کی تاریخ پڑھائی جائے' سنائی جائے اور ساتھ ساتھ جس مقصد کے لیے یہ ملک آزاد ہوا ہمیشہ وہ مقصد بھی پیش نظر رہے۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی اس ملک کے استحکام اور ترقی میں حصہ ڈالنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اللہ اس وطن عزیز کو ہر شر سے اور ہر شریر اور ہر فساد اور فسادی سے محفوظ فرمائے۔